جن وشیاطین سے
گھروں کی حفاظت کے اسباب

وسائل تحصین البیوت من الشیاطین والجن

تألیف

وحید بن عبدالسلام بالی

ترجمۃ:

ابوعدنان محمد طیب بھواروی

مراجعۃ (نظرثانی):

شفیق الرحمن ضیاءاللہ

طباعت ونشر

دفترتعاون برائے دعوت وارشاد۔ مجمعہ ۔ سعودی عرب

الناشر

المکتب التعاونی للدعوۃ والإرشاد وتوعیۃ الجالیات بمحافظۃ المجمعۃ – السعودیۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

إن الحمد لله نحمده ، ونستعينہ ونستهديہ، ونستغفره، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ،ومن سئيات أعمالنا، من يهده الله فلا مضلل لہ ،ومن يضللہ فلا ہادی لہ، وأشهد أن لا إلہ إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسولہ وبعد :

قارئین کرام! اللہ تبارک وتعا لی' نے ہمارے اوپر ایک فریضہ عائد کیا ہے جس سے اکثر لوگ غافل ہیں ، واضح رہے کہ وہ فریضہ شیطان کی دشمنی ہے ،چنانچہ فرمان باری تعالی ہے﴿ bÎ) $# `»Üø‹±9$# ö/ä3s9 A%ã ߉tã çnr䋂B$$sù #‡%ã ﴾

الفاطر:35 "شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم بھی اسے اپنا دشمن سمجھو "

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سے لوگوں نے شیطان کو اپنا دوست ، اپنا ہم نشیں وہم کلام اور رفیق سفر بنا رکھا ہے اس کے لیے اپنے گھروں کا دروازہ بلکہ اپنے بیڈروم کا دروازہ کھول رکھا ہے ،علاوہ ازیں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس کے لیے اپنا دل کھول رکھا ھے کہ وہ اس کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں ،اور اسکے منع کرنے سے رکتے ہیں ،یہاں تک کہ وہ انکا اللہ کے علاوہ معبود بنا ہوا ہے ، ﴿أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَن لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ﴾ سورة يس:61

"اے اولاد آدم ! کیا میں نے تم سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ شیطان کی پوجا پاٹ نہیں کروگے کیوں کہ وہ تمہارا کھلا ہو ا دشمن ہے "

یہی وجہ ہے کہ میں نے یہ چند کلمات تحریر کئے کہ ایک مسلمان اپنے گھر کو اس خبیث دشمن شیطان مردود سے کیسے بچائے ،اس لئے کہ جب یہ خبیث گھر میں داخل ہوتا ہے تو فساد پھیلاتا ہے اور میاں بیوی کے درمیان نفاق وشقاق اورتفرقہ ڈالتا ہے ،اس طرح محبت عداوت میں ، اوررحمت زحمت میں بدل جاتی ہے .

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو شیطان کے مکروفریب سے بچائے ،اے اللہ تو ہی ہمارا کارساز اورمددگار ہے، اور تیرے ہی طرف بہترین ٹھکانہ ہے.

وحید بن عبد السلام با لی
مکہ مکرمہ 1410/2/16ھ

شیطان سے بچنے کے حفاظتی ذرائع

1- گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرنا

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا :

"جب آدمي اپنے گھر میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے (اللہم إنی أسئلک خیر المولج وخیر المخرَج ،بسم اللہ ولَجنا وبسم اللہ خرَجنا وعلی ربّنا توکّلنا) " اے اللہ میں تجه سے (گھر میں) داخل ہونے اور نکلنے کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اللہ کے نام کے ساته ہم (گھر میں) داخل ہوئے اور اللہ کے نام کے ساتہ نکلے ، اور اپنے پروردگار پرہم نے توکل کیا " پھر اپنے گھر والوں کو سلام کرے. (سنن ابو داؤد ج/4ص325،علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے ،دیکھئے الکلم الطیذب حاشیہ نمبر4)

2- اهل خانہ سے سلا م کرنا

امام نووی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں مستحب یہ ہے کہ (آدمی گھر میں داخل ہوتے وقت)بسم اللہ پڑھے اور بکثرت ذکر الہی کرے ،اور سلام کرے چاہے گھر میں آدمی ہوں یا نہ ہوں ،کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے { فَإِذَا دَخَلْتُم بُيُوتًا فَسَلِّمُوا عَلَى أَنفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُبَارَكَةً طَيِّبَةً (61) سورۃ النـور) "جب تم گھروں میں داخل ھو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرلیا کروجو اللہ کی جانب سے مبارک اور پاکیزہ سلام ہے "

حضرت انس رضي اللہ عنہ کا بیان ھے کہ رسول ﷺنے (ان سے)کہا (یابنی إذا دخلت علی أہلک فسلّم یکن برکۃ

علیک وعلی أہل بیتک)" اے میرے بیٹے جب اپنے اہل کے پاس جاؤتو انہیں سلام کرو جو تم پر اور اہل خانہ پر برکت کا سبب ہوگا "(سنن ترمذی ،ج 4ص161،امام ترمذي نے اس حدیث کو حسن کہا ہے).

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺنے فرمایا : تین اشخاص ایسے ہیں جو اللہ تعالی کی

ضمانت میں ہیں

(1) وہ شخص جو اللہ کے راستے میں جہاد کے نکلے تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہے یہاں تک کہ فوت ہو جائے ،اللہ تعالی اسے جنت میں داخل کرے، یا اجروغنیمت کے ساتہ لوٹادے

–(2)وہ شخص جو گھر سے مسجد جانے کے لئے نکلے وہ بھی اللہ تعالی کی ضمانت میں ہے یہاں تک کہ فوت ہوجائے اللہ تعالی اسے جنت میں داخل کرے یا اجروثواب کے سا تہ لو ٹا دے –

(3)وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کرکے داخل ہو تو وہ اللہ کی ضمانت میں ہے –(امام ابوداؤد نے اس حدیث کو حسن سند کے ساتہ بیان کیا ہے جیسا کہ نووی نے اذکار میں بیان کیا ہے).

امام نووی رحمۃاللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ضامن علی اللہ کا مفہوم ہے ضمانت والا، گارنٹی پانےوالا ، اورضمان کہتے ہیں کسی چیز کی حفاظت ونگرانی کرنے کو ،تو گویا اس کا مطلب یہ ہوا کہ ایسا شخص اللہ کی حفاظت ونگرانی میں ہے . اور اس سے بہتر انعام اور کیا ہو سکتا ہے کہ آدمی ہمیشہ ہمیش کے لئے اللہ کی حفاظت اور نگرانی میں رہے .

3- کھاتے اور پیتے وقت اللہ کا ذکر کرنا

حضرت جابررضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول ﷺکو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب آدمی اپنے گھر

میں داخل ہو تے وقت اور کھاتے وقت اللہ کا نا م لیتا ہے تو شیطان (اپنے ساتھی شیطانوں سے)کہتا ہے ،کہ تمہارے لئے یہاں شب بسر کرنے کی جگہ نہیں ہے اور نہ کھانا ہے، اور جب گھر میں داخل ہوتے وقت آدمی اللہ کا نام نہیں لیتا، تو شیطان (اپنے ساتھی شیطانوں سے)کہتا ہے کہ تم نے شب بسر کرنےکی جگہ پالی ، اور جب کھانا کھاتے ہوئے بھی اللہ کا نام نہیں لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ تم نے شب بسر کرنے اور کھانا کھانے کی جگہ پالی "(صحیح مسلم)

میرے بھائیو!

آپ نے دیکھا کہ اللہ کا ذکر شیطان کو کس طرح گھر سے بھگا دیتا ہے ،پھر وہ آپ کے ساتھ کھانے پینے اور سونے میں شریک نہیں ہوتا ،اورکس طرح ذکرالہی سے غفلت شیطان کو قیمتی فرصت مہیا کرتی ہے کہ وہ اپنا ٹھکانہ اورکھانے پینے کا انتظام آپ کے پاس کرلیتا ہے ، اور اس میں وہ تنہا نہیں ہوتا ،بلکہ اسکے ساتھ شیطانوں کی ایک ٹولی ہوتی ہے ،پھر یہ ٹولی گھر میں رہ کرانڈے بچے دیتی ہے .
اس لئے اے مسلمان بھائیو!غفلت سے بچئے اورذکرالہی کو لازم جانئے، کیوں کہ ذکر الہی مضبوط رسی اور بہترین راستہ ہے .

4- گھر میں کثرت سے قرآن کی تلاوت کرنا

اور یہ اس لئے کہ قرآن گھر کو خوشبو داراور پاک و صاف رکھتا ہے ،اور شیطان کو گھر سے نکال بھگاتا ہے،
چنانچہ حضرت ابو موسی'اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺنے
فرمایا :"قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال سنگترے (نارنجی) کی سی ہے کہ اسکا ذائقہ بھی عمدہ ہوتا ہے اور خوشبو بھی عمدہ، اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے، کہ اسکا ذائقہ تو عمدہ ہوتا ہے مگر اس میں خوشبو نہیں ہوتی ،اورقرآن پڑھنے والے منافق کی مثال گل ریحان کی سی ہے کہ اس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے ، اورقرآن نہ پڑھنے
والےمنافق کی مثال اندرائن (کے پھل) جیسی ہے کہ اس کا ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے اور اس میں خوشبو بھی نہیں ہوتی " (صحیح بخاری ومسلم)
اسی طرح گھر میں خشوع وخضوع کے ساتھ قرآن پڑھنے سےفرشتے گھر کے قریب آتے ہیں ،چنانچہ ابـــو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے کھلیان (کجھور جمع کرنے کی جگہ) میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ اچانک ان کی گھوڑی بدکنے لگی (وہ خاموش ہوگئے تو پھر وہ گھوڑی ٹہرگئی) پھر وہ پڑھنے لگے تو پھروہ گھوڑی بدکنے لگی (اس کے بعد پھر وہ پڑھنے سے رک گئے) پھر وہ پڑھنے لگے تو پھر وہ گھوڑی بدکنے لگی ،حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں ڈر گیا کہ کہیں‌گھوڑی (میرے بچے) کو کچل نہ ڈالے ، پھر میں اس گھوڑی کی طرف بڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک
ایک سائبان سا میرے سر پر ہے ،اور اس میں چراغ جیسی روشنی ہے ،پھر وہ روشنی فضا میں بلند ہونے لگی یہاں تک کہ میں نے پھر اس کو نہیں دیکھا ،میں رسول ﷺکی خدمت میں صبح کو حاضر ہوا، اور عرض کیا یارسول اللہ! گزشتہ رات میں اپنےکھلیان میں قرآن پڑھ رہا تھا کہ میری گھوڑی بدکنے لگی ،تورسول ﷺنے فرمایا، اے ابن حضیر! پڑھتے رہو، ابن حضیر کا بیان ہے کہ پھر میں پڑھنے لگا ،پھر وہ گھوڑی بدکنے لگی ، پھر رسول ﷺنے فرمایا :اے ابن حضیر!پڑہتے رہو ،ابن حضیر کہنے لگے کہ میں ہی رک گیا ،کیونکہ یحی' گھوڑی کے پاس تھا ،میں ڈرا کہ کہیں یحی' کو کچل نہ ڈالے ،چنانچہ مین نے ایک سائبان سا دیکھا جس میں چراغ جیسی روشنی تھی ،پھر وہ فضا میں بلند ہونے لگی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگیا ،تب رسول ﷺنے فرمایا :"یہ فرشتےتھے جوتمھاری قراءت سن رہے تھے اگر تم پڑھتے پڑھتے صبح کردیتے تو لوگ ان فرشتوں کو دیکھ لیتے اور وہ ان کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہتے ".

5- گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنا

جب آپ یہ محسوس کریں کہ آپ کے گھر میں مشکلات بڑھ گئی ہیں ،آوازیں بلند ہونے لگی ہیں ،اور سرکشی وعناد پیدا ہوگئی ہے تویہ جان لیں کہ شیطان وہاں ضرور موجود ہے ،اسلئے آپ کو چاہئے کہ اسے بھگانے اور دور کرنے کی کوشش کریں ،لیکن سوال یہ ہے کہ وہ کیسے بھاگے گا، اس سوال کا جواب آپ کو اللہ کے رسول ﷺدے رھے ہیں ،آپ نے فرمایا :(إن لكل شيءسناما ،وإن سنام القرآن سورة البقرة ،وإن الشيطان إذا سمع سورة البقرة تقرأ خرج من البيت الذي تقرأ فيه البقرة) "ہرچیز کی کوئی چوٹی ہوتی ہے (جو سب سے اوپراور بالاتر ہوتی ہے)اورقرآن کی چوٹی سورۂ بقرہ ہے اور شیطان جب سورۂ بقرہ کی تلاوت ہوتے ہوئے سنتا ہے تو اس گھر سے بھاگ جاتا ہے

جہاں سورۂ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہے "(امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور حافظ ذہبی نے اس کی تائید کی ہے ،اور علامہ البانی نے اپنی کتاب السلسلۃ الصحیحۃ ح/558میں اس حدیث کو حسن کہا ہے).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺنے فرمایا (لا تجعلوابیوتکم قبورا فإن البیت الذی تقرأ فیہ

سورة البقرة لا یدخلہ الشیطان)"اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ(بلکہ اپنے گھروں کو تلاوت قرآن سے معمور رکھو)کیونکہ جس گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کی جاتی ہے اس گھر میں شیطان نہیں آسکتا "

6- شیطاني آواز سے گھر کوپاک رکھنا

فرمان باری تعالی ہے ({وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ) اور ان میں سے تو جسے بھی اپنی آواز سے بہکا سکتا ہے بہکالے " (سورۃ اسراء:64)

مجاھد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں شیطان کی آوازگانا ہے

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺنے فرمایا :(لیشربنَّ أُناس من أمتي الخمریسمّونها

بغیر اسمها ،یعزف علی رؤسهم بالمعازف ،ویخسف الله بهم الأرض ،ویجعل منهم قردة وخنازیر)" البتہ ضرور میری امت کے کچہ لوگ شراب پیئیں گے اس کا نام بدل دیں گے 'ان کے سروں پر گلوکارائیں گائیں گی اورآلات طرب بجائے جائیں گے ،اللہ تعالی انہیں زمین میں دھنسا دے گا ، اور ان میں سے بعض افراد کو بندر اور سور بنادیگا "(سنن ابن ماجہ 1333/2،اس حدیث کی سند حسن ہے، دیکھئے علامہ ابن قیم رحمہ اللہ کی کتاب اغاثۃ اللہفان)

رسول ﷺنے فرمایا :(لیکونن في أمّتي أقوام یستحلّون الحرّ والحریر والخمر والمعازف)

"میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جوزنا ،ریشم ،شراب اور آلات موسیقی کو حلال سمجہ لیں گے "(صحیح بخاری 51/10مع الفتح)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :گانا دل میں اس طر ح نفاق پیدا کرتا ھے جیسے پانی سبزہ اگاتا ہے "

اور یزید بن ولید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :لوگو! گانے سننے سے بچو ،کیونکہ گانا سننا شرم وحیا کو کم کردیتا ہے ،شہوت کو بڑھاتا ہے ،مروت کو ملیا میٹ کردیتا ھے، شراب کی نیابت کرتا ہے ، انسان پر ویسا ہی اثر کرتا ہے جس طرح نشہ آور چیز "

امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

گانا سننا فسق ہے ،اورامام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے جب گانے کےبارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا :گانا سننا فاسقوں فاجروں کا کا م ہے ـ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :گانا سننا ایک ناجائز فعل ہے، اوراس کا عادی احمق ہے، اور اسکی گواہی قبول نہیں کی جائے گی .

امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :گانے سننےسے دل میں نفاق پیدا ہوتا ہے جو مجھے پسند نہیں ـ

مسلمان بھائیو! گانے کی حرمت آپ پر واضح ہوگئی اوریہ بھی واضح ہوا کہ گانا شیطانی آواز ہے ،اور جب شیطان کسی گھر میں آواز دیتا ہے تو شیطان کا لشکرہر جگہ سے پہنچ کر اس گھر میں جمع ہوتا ہے ،پھر اس گھر میں فساد پھیلاتا ہے اور اس گھر میں رہنے والوں کے دلوں میں شقاق واختلاف ،بغض وکینہ پیدا کردیتا ہے ، اور جب گھر میں گانا بجانا زیادہ بڑھ جاتا ہے تو پھر شیاطین اس گھر میں اپنا گھونسلہ بنا کر اس کو اپنا مسکن بنا لیتےہیں ، اس لئے مسلمان بھائیو! آپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنے گھروں کو گانے وغیرہ سے پاک وصاف رکھیں ،چاہے وہ گانا ریڈیو سے آرہا ہو، یا ٹیلی ویزن کے ذریعہ سے.

7- گھنٹیوں سے گھر کو پاک رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺنے فرمایا :(الجرس مزامیر الشیطان)"گھنٹی شیطان کے باجے ہیں "(صحیح مسلم ،سنن ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک دوسری روایت ہے جس میں ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیہا کلب، أو جرس)"فرشتے ان مسافروں کے ساتھ نہیں رہتے جن کے ساتھ گھنٹا یا کتا ہو "(صحیح مسلم ، ابوداؤد ، ترمذی ،اوراما م ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے)
فرشتے اللہ کی فوج ہیں اور وہ ہمیشہ شیطانی فوج کے ساتھ جنگ کی حالت میں ہوتے ہیں ،جب رحمانی فوجیں ان سے علیحدہ ہوتی ہیں تو پھران پر شیطانی فوجیں مسلط ہوجاتی ہیں .
لیکن گھنٹی سےمرا د وہ ممنوعہ گھنٹی ہے جو آوازکی شکل میں گرجا گھروں کے ناقوس کے مشابہ ہو ،اس سے موجودہ ٹیلی فون کی گھنٹی کا حکم مستثنی ہے ،اسی طرح گھروں میں لگائی جانے والی گھنٹیاں بھی اس سے خارج ہیں ، الاّ یہ کہ وہ گھنٹیاں آواز میں گرجاگھروں کے ناقوس کے مشابہ ہوں ،جس طرح وہ گھنٹی جو ایک دفعہ بجے پھر بند ہوجائے ، اس طرح بجتی اوربند ہوتی رہے .
اسی طرح ممنوعہ گھنٹی میں دیوار گھڑی کی وہ گھنٹی بھی شامل ہے جو بنڈول کے نام سے جانی جاتی ہے ،اسلئے کہ یہ آواز میں گرجا گھر کے ناقوس کے متشابہ ہوتی ہے ،اور یہاں پر ایک بات اچھی طرح جان لیں کہ موسیقی کی گھنٹی جو حرام ہے اس کی حرمت اس وجہ سے نہیں ہےکہ وہ عیسائیوں کےناقوس کے متشابہ ہے، بلکہ اس کی حرمت اس وجہ سے ہے، کہ یہ شیطانی باجے ہیں ،جس کی نشاندہی سطور بالا میں کی جا چکی ہے .

8-صلیب[کراس نشان] سے گھر کو پاک رکھنا

اسلئےکہ صلیب نصاری'کاشعار ہے ،اورہمیں یہودونصاری'کی مشابہت سے روکا گیا ہے ، لیکن ہائے افسوس !آج صلیبیں مسلمانوں کے گھروں میں داخل ہوچکی ہیں ،مسلمانوں کے جس گھر میں داخل ہوں گے صلیب آپ کو ضرور ملے گا ،جا نماز میں ،یا پردے میں یا دیوار کے نقش ونگار میں ،بلکہ یہ صلیبیں اللہ کے گھروں (مسجدوں) میں داخل ہو چکی ہیں ،کتنی مسجدیں ہیں کہ اگر اس کے جانمازوں کے نقش ونگار کو بنظرغائر دیکھا جائے تو آپ کو صلیبیں صاف صاف نظر آئیں گی ،اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ یہ جا نمازیں اور قالینیں عیسائی ملکوں سے درآمد کئے جاتے ہیں ،گویاکہ یہ نیا صلیبی حملہ ہے جو ہر گھر پر حملہ آور ہے ، اسلئے اے مسلمان بھائیو !آپ محتاط رہیں ،اورکپڑا ،بستر ،قالین ،جانماز وغیرہ خریدتے وقت گہری نظرڈالیں ،اوریہ نہ کہیں کہ بلا تعمّد یہ صلیبیں آگئی ہیں ،کیونکہ نبی کریم ﷺجوصلیب بھی اپنے گھرمیں پاتے اس کو توڑ ڈالتے ، کیا کوئی عقلمند کہ سکتا ہے کہ نبی کریم ﷺکے گھر میں عمداً صلیب لائی گئی تھی .

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں :(لم یکن النبي ﷺیترك في بیتہ شیئا فیہ تصالیب إلا نقضہ) "آپ ﷺگھر میں جب کوئی ایسی چیز دیکھتے جس پر صلیب کی تصویر یں ہوتیں تو اس کو توڑ ڈالتے " (صحیح بخاری ،سنن ابو داؤد).

9- گھر کو تصویروں ،مجسموں اور مورتیوں سے پا ک رکھنا

ایک مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنے گھر کو مجسموں اور مورتیوں سے پاک رکھے ،سوائے ان کے جن کا استثناء حدیث میں آیا ہوا ہے ، اوروہ لڑکیوں کا گڑیا ہے ،اسی طرح تصویروں سے بھی (گھرکوپاک رکھے) بجز ان تصویروں کے جو ضرورت کے لئے ہوں جیسے پاسپورٹ ، شناختی کارڈ اور سرکاری کاغذات وغیرہ .
اس لئے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر اورمجسمے ہوں ، اورجیسا کہ ہم نے ابھی ذکر کیا کہ فرشتے جس گھر سے نکل جاتے ہیں شیطان اس گھر میں اپنا مسکن بنالیتا ہے ، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سےروایت ہے انہوں نے ایک توشک خریدی جس میں تصویریں تھیں ،جب رسول ﷺنے اس کو دیکھا تو آپ دروازے پر کھڑے رہے اوراندر نہ گئے ،میں نے آپ کے چہرۂ مبارک سےناراضگی کو پھچان لیا،میں نے کہا یارسول اللہ !
میں توبہ کرتی ہوں اللہ اور اس کے رسول کے سامنے میرا کیا گناہ ہے؟
آپ نے فرمایا :یہ توشک کیسی ہے ؟ میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے تاکہ آپ بیٹھیں اور ٹیک لگائیں ، آپ نے فرمایا ان تصویروں کو بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائیگا اور ان سے کہا جائے گأ کہ تم نے جنہیں پیدا کیا انہیں زندہ کرو ،آپ نے مزید فرمایا کہ جس گھر میں تصویرہو وہاں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے "(صحیح بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺنے فرمایا (لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ تماثیل أو تصاویر)

"جس گھر میں مجسمے اور تصاویر ہوں وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے " (صحیح مسلم)
یہاں یہ بات بھی اچھی طرح جان لیں کہ یہ حرمت عام اور ہر قسم کی تصویروں کو شامل ہے، چاہے وہ فوٹو ہو، یا مجسم تصویر ہو ، اس کا سایہ ہو یانہ ہو، یا وہ تصویر ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ وغیرہ سے .

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس میں کوئی فرق نہیں چاہے ان تصویروں کے سایے ہوں یانہ ہوں ،اس مسئلہ میں یہی ہمارے لئے منع کی گئی چیزوں کا خلاصہ ہے اور اسی مفہوم کو جمہور علماء صحابہ ،تابعین اور تبع تابعین اور بعد کے لوگوں نے بیان کیا ہے ،یہی سفیان ثوری ،امام مالک وامام ابو حنیفہ رحمہم اللہ وغیرہم کا مسلک ہے ،اس حرمت سے وہ تصویریں مستثنیٰ ہیں جس میں جان نہ ہو جیسے درخت ،نہریں ،کھیتیاں اور جمادات وغیرہ .

حضرت سعید بن ابی الحسن رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اورکہا اے ابن عباس! میں ایک ایسا شخص ہوں کہ میرا ذریعہ معاش میرے ہاتہ کی صنعت ہے اور میں یہ تصویریں بنایا کرتا ہوں تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں نے رسول ﷺکو جوفرماتے ہوئے سنا ہے وہی میں تم سے بیان کرتا ہوں ،آپ ﷺنے فرمایا "جوشخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا اللہ تعالی اسے عذاب دے گا یہاں تک کہ وہ اس کے اندر جان ڈالے مگروہ اس میں جان نہ ڈال سکے گا "وہ آدمی غصہ سے پھٹنے لگا تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "تم پر افسوس ہے اگر تم ایسا ہی کرنا چاہتے ہو، تو درخت اور بے جان چیزوں کی تصویریں بناؤ"
(متفق علیہ واللفظ للبخاری)

10- گھر کا کُتّوں سے پاک رکھنا

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺنے فرمایا (لا تدخل الملائکة بیتا فیه کلب ولا صورة)

"[رحمت کے]فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو " (صحیح بخاری وصحیح مسلم)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک متعین وقت میں آنے کا وعدہ کیا ، وقت گزرگیا لیکن جبرئیل علیہ السلام نہ آئے ،اس وقت رسول ﷺکے ہاتہ میں ایک لکڑی تھی، آپ نے اسے اپنے ہاتہ سے پھینک دیا اور فرمایا :"کہ اللہ تعالی وعدہ خلافی نہیں کرتا نہ اس کے قاصد وعدہ خلافی کرتے ہیں، پھر آپ نے ادہر ادہر دیکھا تو ایک پلا (یعنی کتے کا بچّہ) آپ کی چارپائی کے نیچے دکھائی دیا ، آپ نے فرمایا اے عاشہ! یہ پلاّ اس جگہ کب آیا ؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم !مجھے علم نہیں ،آپ نے حکم دیا وہ باہر نکالا گیا ، پھر جب جبرئیل آئے تو رسول ﷺنے فرمایا آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا اور میں آپ کے انتظارمیں بیٹھا رہا لیکن آپ نہیں آئے ،تو جبرئیل نے کہا یہ کتا جو آپ کے گھر میں تھا اسنے مجھے روک رکھا تھا، جس گھر میں کتا اور تصویر ہو ہم وہاں داخل نہیں ہوتے "(صحیح بخاری ومسلم)

اس حکم سے صرف شکاری، یا حفاظتی کتے مستثنی ہیں بشرطیکہ کتا، کا لا نہ ہو، اس لئے کہ نبی کریم ﷺنے فرمایا (الکلب الأسود شیطان)" سیاہ کتا شیطان ہے "اورسیاہ کتے کو قتل کرنے کا حکم دیتے ہوئے آپ نے فرمایا (علیکم بالاسود البہیم ذی النقطتین فإنہ شیطان) " تم دو نقطوں والے کالے سیاہ کتے کو مارو کیونکہ وہ شیطان ہے "
(صحیح مسلم)
ایک دوسری روایت جو حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ، ان کا بیان ہے کہ میں نے رسول ﷺکو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ (من اقتنی کلبا إلا کلب صید أوماشیۃ ،فإنہ ینقص من أجرہ کل یوم قیراطان) "جو شخص مویشی یا شکاری کتے کے علاوہ کوئی اور کتا پالے تواس کے ثواب میں سے روزانہ دوقیراط گھٹتے جائیں گے "(بخاری ومسلم)

11- گھر میں نفلی نمازوں کا بکثرت اہتما م کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمرورضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺنے فرمایا (إجعلوامن صلاتکم فی بیوتکم ولا تتخذوھا قبورا) "اپنی نمازوں کا کچھ حصہ اپنے گھروں میں ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ"(صحیح بخاری ومسلم)

اور یہ بات معلوم ہے کہ قبرستان ،بیابان اور ویران مقامات شیطانوں کے اڈے ہوتے ہیں ،گویا کہ آپ ﷺکا ہم سے یہ مطالبہ ہے شیطانوں کو اپنے گھروں سے بگھانے کے لئے نفل نماز کا کچھ حصہ اپنے گھرمیں پڑھ لیا کریں .
امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گھر میں نماز پڑھنے کی ترغیب اس لئے دی جارہی ہے کہ یہ کام آسان اور اس میں ریاکاری سے دوری اور اعمال کی بربادی سے بچاؤ ہے ،نیز اس وجہ سے بھی کہ اس سے گھر میں برکت کا حصول ہوتا ہے ،رحمت نازل ہوتی ہے ،فرشتے آتے ہیں اورشیطان گھر سے بھاگتا ہے ،ا.ھ.(شرح مسلم للنووی)

ایک دوسری حدیث میں نفل نماز کی ترغیب دیتے ہوئے آپ ﷺنے فرمایا (صلوا أیہا الناس فی بیوتکم ،فإن أفضل صلاۃ المرء فی بیتہ إلا المکتوبۃ)" اے لوگو! اپنےگھروں میں (نفل) نماز پڑھو کیونکہ فرض کے علاوہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو گھر میںپڑھی جائے "(امام نسائی نے اس حدیث کو جید سند سے بیان کیا ہے ،دیکھئے " الترغیب والترہیب" للمنذری ،علامہ البانی نے بھی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ھے ،دیکھئے" صحیح الترغیب "ج 178/1)

حضرت ابوموسی' اشعری رضی الل عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺنے فرمایا (مثل البیت الذی یُذکر اللہ فیہ ،والبیت الذی لایذکر اللہ فیہ مثل الحی والمیّت)"جس گھر میں اللہ کا ذکر ہوتا ہو اور جس گھرمیں اللہ کا ذکرنہ ہوتا ہوان کی مثال زندہ اورمردہ کی سی ہے "(صحیح مسلم)

12 -اچھی بات اورخندہ پیشانی

آپ کویہ معلوم ہے کہ شیطان مسلم معاشرے کو تہس نہس کرنے کے لئے تدبیریں کرتا ، چال چلتا اورمنصوبے بناتا ہے، اس کےمنصوبے میں مسلم خاندان کی بنیاد کو اکھاڑپھینکنا بھی شامل ہے، کیوں کہ معاشرے کی تعمیر میں یہ پہلی اینٹ ہے، جس کی وضاحت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کررہی ہے ، رسول ﷺنے فرمایا (إن إبلیس یضع عرشہ علی الماء ،ثم یبعث سرایاہ، فا دناہم منہ منزلۃ أعظمہم فتنۃ یجیئ أحدہم فیقول :ما ترکتہ حتی فرقت بینہ وبین امرأتہ قال : فیدنیہ منہ ویقول نعم أنت)"ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے ،پھر وہاںسے وہ اپنا لشکر (دنیا میں فساد برپا کرنے کے لئے)بھیجتا ہے ، ابلیس کے سب سے قریب وہ شیطان ہوتا ہے جوسب سے بڑا فتنہ برپا کرے چنانچہ جب کوئی شیطان آکرکہتا ہے میں فلاں بیوی کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ وہ دونوں میں علیحد گی پید ا کردی ، ابلیس اسے اپنے قریب کرلیتا ہے اورکہتا ہے توبہت خوب ہے "(صحیح مسلم)
ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان تفرقہ ڈالنا معاشرہ کی بنیاد کو جڑسے اکھاڑپھینکنا ہے ، اوریہ ابلیس لعین کا خاص ہدف ہے –
اسلئے شوہر کے لئے ضروری ہے کہ اپنی بیوی سے حسن سلوکی سے پیش آئے ،اور اچھی بات اختیار کرے، تاکہ شیطان اس کے اوراسکی بیوی کے درمیان فساد برپا نہ کرسکے، فرمان باری تعالی ہے({وَقُل لِّعِبَادِي يَقُولُواْ الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنزَغُ بَيْنَهُمْ)"میرے بندوں سے کہدیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے " (سورۂ اسراء:53)
اچھی بات دل کو خوش کردیتی ،میل جول کو برقرار رکھتی، اور میاں بیوی کے درمیان خوش بختی کو عام کرتی ہے، اوراس سکون و آرام کو ثابت کردیتی ہے جس مقصد کے لئے عورتیں مردوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں ، محبت اورمودت کےروابط اورمیاں بیوی کے درمیان ہمدردی کے رشتوں کو مضبوط بنا دیتی ہے ، فرمان الہی ہی ({وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُم مَّوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ} " اوراس کي نشانیوں میں سے ہے کہ تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ، اوراسنے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کردی ،یقیناً غوروفکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں "(سورۂ روم:20)

13- اهل خانہ کی حفاظت

حضرت عبد الله بن عمروبن عاص رضی الله عنہما سےروایت ہے کہ رسول ﷺنے فرمایا (إذ ا تزوّج أحدكم إمراة،أو اشترى خادما فليقل : اللهم إني أسئلك خيرها وخيرما جبلتها عليه ،وأعوذبك من شرها وشرما جبلتها عليه ،(وفي رواية)ثم لياخذ بناصيتها وليدع بالبركة في المرأة والخادم ، وإذا اشترى بعيرا فليأخذ بذروة سنامه وليقل مثل ذلك) "تم میں سے کوئی جب کسی عورت سے شادی کرے، یا کوئی غلام خریدے، تو یہ دعا کرے (أللهم إني أسئلك خيرها وخيرها ما جبلتها عليه ،وأعوذبك من شرها وشرما جبلتها عليه) "اے الله میں تجه سے اس کی بھلائی اور اس چیز کی بھلائی چاہتا ہوں جس پر تونے اس کو پیدا کیا ، اورتجه سے اس کی برائی ،اوراس چیز کی برائی سے پناه مانگتا ہوں جس پر تونے اس کو پیدا کیا " (سنن ابی داؤد ،علامہ البانی رحمۃ الله نے الکلم الطیب کی تخریج میں اس حدیث کی سند کو حسن کہا ہے)

ایک دوسری روایت میں ہے اس کی پیشانی پکڑے، اوربیوی اورخادم کے بارے میںبرکت کی دعا کرے ، اور جب اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کی چوٹی کو پکڑ کراوپر کی دعا پڑھے .

اور دولہا کو چاہئے کہ شب زفاف میں اپنی بیوی کے ساتہ دورکعت نماز پڑہے ایسا کرنے سے دونوں کی ازدواجی زندگی ہر نا پسند یده چیز سے محفوظ رہے گی .

حضرت عبد الله بن مسعود رضی الله کا بیان ہے کہ" جب تمہاری بیوی تمہارے پاس آئے تو تم اسے کہو، کہ وه تمہارے پیچھے دو رکعت نماز پڑھے، اور یہ دعا کرو(اللهم بارك لي في أهلي ،وبارك لهم فِيَّ ،اللهم اجمع بَيننا ما جمعت َبِخير ،وفرِّق بيننا إذا فرَّقت إلي الخير)" اے الله 1میرے لئے میرے اہل میں برکت عطا فرما . اور ان کے لئے مجھ میں برکت عطا فرما ، اے الله!جب تک ہمیں اکھٹا رکھے خیر پر اکھٹا رکه، اورجب ہمارے اندر جدائی ہو تو خیر ہی پر جدائی کر " (طبرانی ،علامع البانی رحمۃ الله علیہ نے اس اثرکوحسن کہا ہے)

14-اولا د کی شیطان سے حفاظت

مسلمان پر ضروری ہے کہ وه ہمبستری کی دعاؤں کا اہتمام کرے ، ایسا کرنے سے بچہ شیطان کے اثر سے محفوظ رہے گا ، حضرت عبد الله بن عباس رضی الله عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺنے فرمایا (لو أن أحدكم إذا أتى أهلہ قال: بسم الله ،اللهم جنبنا الشيطان ، وجنب الشيطان ما رزقتنا ، فقضى بينهما ولد ، لم يضره الشيطان أبدا)"اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی سے جماع کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے (بسم الله اللہم جنبنا الشيطان ،وجنب الشيطان مارزقتنا) "اے الله !تو ہمیں شیطان سے محفوظ رکہ، اور تو ہمیں جو اولاد عطا کر اسے بھی شیطان سے بچانا " تو ان کے یہاں جو بچہ پیدا ہوگا شیطان اسے کبھی ضرر نہیں پهنچا سکے گا " (صحیح بخاری وصحیح مسلم)

اذان سے شیطان بھاگتا ہے اس لئے مسلمان کو چا ہئے کہ بچے کی ولادت کے وقت نو مولود کے کان میں اذان دے ، حضرت ابورافع رضی الله عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ جب حضرت فاطمہ رضی الله عنہما نے حضرت حسین بن علی رضی الله عنہما کو جنم دیا تو رسول ﷺ نے ان کے کان میں اذان کہی "(سنن ابوداؤد ،ترمذی ،اورامام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے)(1)

---

(1) اس حدیث کی صحت میں نظر ھے ،پانچوں طرق سے آنے کے باوجود ضعف سے خالی نہیں (دیکھئے سلسلہ الضعیفہ للألبانی ر حمہ الله) م ر.

15-اولاد کا زہریلے جانوروں[سانپ ،بچھو] اور حسد سے بچاؤ

صبح وشام کے وقت اپنی اولا د کو جمع کریں، اور ان کے سروں پر ہاته پھیرکر یہ دعا پڑھیں (أعيذكم بكلمات الله التامّۃ من كل شيطان وہامّۃ ومن كل عين لامّۃ) " میں تمہیں الله کی کلمات تامہ کے ساتہ ہر شیطان، زہریلے کیڑے اور ہو نظر بد سے الله کی پناه میں دیتا ہوں "

اور یہ ثابت ہے کہ آپ ﷺحضرت حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو مذکورہ بالا دعا کے ساتھ دم کیا کرتے تھے ،
اورفرماتے کہ تمہارے جد امجد ابراہیم علیہ السلام اسی دعا کے ساتھ اسماعیل اور اسحاق علیہما السلام کو دم کیا کرتے تھے " (صحیح بخاری ،سنن ترمذی)

خاتِمَہ

پچھلے صفحات میں شیطان سے بچنے کے پندرہ حفاظتی وسائل بیان کئے گئےہیں ،جس نے ان وسائل کو اپنا لیا تو اس نے اپنے گھر سے شیطان کو مار بھگایا ،اور رحمن کی حفاظت ونگرانی میں آگیا،
اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہماری یہ باتیں خالص اپنی رضامندی کے لئے بنائے ،مجھے اورتمام مسلمان بھائیوں کو اس سے فائدہ پہنچائے، اور دینی امور میں ہمیں بصیرت عطا فرمائے ،
اے اللہ تو پاک ہے، ہر قسم کی تعریف تیرے ہی لئے ہے ،میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرےسوا کوئی معبود برحق نہیں ، میں تجھ ہی سے مغفرت چاہتا ہوں اورتیری جناب میں توبہ کرتا ہوں -

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وأصحابہ أجمعین
ابوعدنان محمد طیب بھواروی